ہفتہ وار رسالہ: 441
WEEKLY BOOKLET:441

رشتے داری کاٹنا حرام ہے

(امیرِ اہلِ سنّت کا بیان)

(صفحات: 20)

رشتے داروں کے حقوق 07
کس کی موجودگی میں رحمت نہیں اُترتی؟ 12
رحمتِ خداوندی پانے کا ذریعہ 16
سب سے بہترین صدقہ 17

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

رشتے داری کاٹنا حرام ہے

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ **"رشتے داری کاٹنا حرام ہے"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے رشتے داروں کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرنے کی توفیق عطا فرما اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے شوق و محبّت کی وجہ سے دن اور رات میں مجھ پر تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث: 928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کل جسے دیکھو رشتے داریاں کاٹنے میں لگا ہوا ہے، کہیں ماں بیٹے کی آپس میں ٹھنی ہوئی ہے تو کہیں بہن بھائی آپس میں لڑائی جھگڑے کا شکار ہیں، کہیں ماموں بھانجوں میں ناچاقی ہے تو کہیں چچا بھتیجوں میں ناراضی ہے، اَلْغَرَض ہر طرف خاندانوں میں ناچاقیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اپنے اندر صِلۂ رِحمی کا جذبہ بڑھانے اور خود کو قطعِ رحمی سے بچانے کے لیے عِبرت سے بھرپور ایک حکایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

قطعِ رِحمی کی سزا (حکایت)

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک نیک و صالح عجمی شخص میرا دوست تھا اور وہ مکۂ مکرمہ کے پاس رہتا تھا، ساری ساری رات کعبۃُ اللہ شریف کا طواف کرتا اور ہمیشہ

قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ عرصۂ دراز تک اس کا یہی معمول رہا۔ ایک بار میں نے اسے کچھ سونا بطورِ اَمانت دیا اور خود یمن چلا گیا۔ جب واپس لوٹا تو اتفاق سے اس نیک شخص کا انتقال ہو چکا تھا لہٰذا میں اس کی اولاد کے پاس پہنچا اور سارا ماجرہ سُنا کر اپنی امانت کی واپسی کا مطالبہ کیا، انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم! تم جو کہتے ہو ہمیں اس کی کچھ خبر نہیں اور نہ ہمیں تمہاری امانت کا علم ہے۔ اس طرح کی گفتگو سُن کر میں بڑا پریشان ہوا کہ افسوس! میرا اِتنا سارا مال ضائع ہو گیا۔ اسی پریشانی کے عالَم میں میری ملاقات سیّدنا مالک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ پر غم کے آثار دیکھ کر پوچھا: اے میرے بھائی! اتنے غمگین اور پریشان کیوں ہو؟ میں نے اُنہیں اپنا سارا ماجرہ کہہ سنایا تو انہوں نے فرمایا: جمعہ کو آدھی رات کے وقت مَطاف (یعنی طواف کی جگہ) میں کوئی نہ ہو تو تم رُکن و مَقام (یعنی رکنِ یمانی اور مَقامِ ابراہیم) کے درمیان کھڑے ہو کر با آوازِ بلند پکارنا، اے فلاں! تو اگر واقعی وہ اللہ پاک کا مقبول و صالح بندہ ہوا تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی۔

وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حسبِ اِرشاد جمعہ کو آدھی رات کے وقت جب مَطَاف خالی ہو گیا مقامِ ابراہیم اور رُکنِ یمانی کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے اُسے پکارا لیکن کوئی جواب نہ ملا اور میں مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے سیّدنا مالک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ کو بتایا کہ میں نے اُسے پُکارا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا۔ یہ سُن کر سیدنا مالک بن دینار رَحمۃُ اللہِ علیہ نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن" پڑھا اور مجھ سے اِرشاد فرمایا: اَفسوس! وہ شخص نیک لوگوں میں سے نہیں تھا لیکن اب تم ایسا کرو کہ یمن چلے جاؤ، وہاں فلاں مقام پر "بَرَہُوت" نامی ایک کُنواں ہے جس میں عذاب دیئے جانے والوں کی روحیں جمع ہوتی ہیں اور وہ کنواں جہنّم کے مُنہ پر ہے، تم آدھی رات کے وقت اُس کنوئیں

کے کنارے کھڑے ہو کر اُسے یوں پکارنا: اے فلاں کی روح! تو اس کی روح تجھ سے کلام کرے گی۔

وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یمن کا سفر اِختیار کیا اور آدھی رات کے وقت ”بَرَہُوت“ نامی کنوئیں کے پاس جا کر بیٹھ گیا، وہاں میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لا کر اس کنوئیں میں اُتارا گیا، دونوں رو رہے تھے، ایک نے دوسرے سے پوچھا: تُو کون ہے ؟ دوسرے نے جواب دیا: میں اس ظالم شخص کی روح ہوں جو دنیا میں بادشاہ کا پَہْرے دار تھا اور حرام کھاتا تھا، مَلَکُ الْموت علیہِ السّلام نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا اور اب مجھے عذاب دیا جاتا رہے گا۔ دوسرے نے کہا: میں عبد الملک بن مَروان کی روح ہوں جو نافرمان اور ظالم شخص تھا اور اب مجھے اس کنوئیں میں عذاب دینے کے لیے لایا گیا ہے۔ جب میں نے ان دونوں کی چیخ و پکار سُنی تو گھبراہٹ کی شدّت سے میرے بدن کے رَونگٹے کھڑے ہو گئے پھر میں نے اس کنوئیں میں جھانک کر بلند آواز سے پکارا: اے فلاں! تو اس شخص کی آواز آئی: ”لَبَّیْكَ“ (یعنی میں حاضر ہوں) اور وہ اس حالت میں تھا کہ اسے عذاب دیتے ہوئے مارا پیٹا جا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: اے میرے بھائی! وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تیرے پاس رکھوائی تھی؟ اس نے جواب دیا: وہ امانت فلاں جگہ فلاں زِینے کے نیچے مدفون ہے۔ پھر میں نے پوچھا: اے میرے بھائی! کس گناہ کے سبب تجھے بدبختوں کے مقام پر لایا گیا؟ اس نے جواب دیا: میری بہن کے سبب، اس لئے کہ میری ایک غریب بہن مجھ سے کہیں دور سرزمینِ عَجَم پر رہتی تھی، میں اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ پاک کی عبادت میں مشغول ہو گیا تھا اور مکۂ مکرمہ میں رہنے لگا تھا اور اس مُدّت میں نہ مجھے اس کی کوئی فکر ہوئی اور نہ میں نے اس کے بارے میں (کسی آنے والے سے) کچھ پوچھا۔

جب میرا اِنتقال ہوا تو اللہ پاک نے میری پکڑ فرمائی اور مجھ سے اِرشاد فرمایا: تُو کیسے اپنی بہن کو بھول گیا حالانکہ اس کے پاس کپڑے نہیں تھے جبکہ تُو کپڑے پہنے ہوئے زندگی گزارتا رہا، وہ بھوکی رہی اور تُو پیٹ بھر کے کھاتا رہا، وہ پیاسی رہی اور تُو سیراب ہوتا رہا۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! میں رشتے داریاں کاٹنے والوں پر رحم نہیں کروں گا، پھر اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اِسے لے جاؤ اور ”بَرَہُوت“ نامی کنوئیں میں ڈال دو۔ مَلَکُ الْمُوت علیہ السّلام نے مجھے اس کنوئیں میں ڈال دیا ہے اور اب مجھے یہاں بڑا سخت عذاب دیا جارہا ہے۔ اے بھائی! تم میری بہن کے پاس جا کر میرے لیے معافی کی درخواست کرنا، اگر وہ معاف کردے گی تو شاید میرے لیے عذاب سے چھٹکارے کی صورت ہو جائے کیونکہ اللہ پاک کے ہاں قطعِ رحمی کے علاوہ کوئی اور گناہ میرے ذمے نہیں ہے۔ (یعنی وہ واقعی نیک آدمی تھا بس اُس سے یہ بھول ہوگئی تھی کہ وہ اپنی بہن سے بگاڑ بیٹھا تھا)

وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کے بتائے ہوئے پتے کے مطابق اس جگہ گیا جہاں امانت دفن تھی، وہاں زمین کھود کر میں نے اپنی امانت حاصل کی پھر اس کی بہن کے پاس پہنچا اور اسے اوّل تا آخر سارا ماجرہ کہہ سنایا تو وہ رونے لگی پھر میں نے اس کے بھائی کے چُھٹکارے کے لئے اس سے کہا تو وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں محتاجی کا عرض کرنے لگی، میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دیا اور وہاں سے لوٹ آیا۔ پس ہر مومن کو چاہیے کہ صلۂ رحمی اِختیار کرے۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق، ص401)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ درسِ عبرت ملتا ہے کہ آدمی خواہ کتنا ہی پرہیز گار، نیکوکار، امانت دار اور دِیانَتدار کیوں نہ ہو اگر وہ بلاوجہ ماں باپ یا بہن بھائی سے بگاڑ کر رکھتا اور ان پر ظلم کرتا ہو یا خالہ، ماموں، چچا، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ

رشتہ داروں سے قطعِ رِحمی سے پیش آتا ہو تو اس کا انجام بہت خوفناک ہو سکتا ہے۔ آج کل کسی کی اپنی ماں سے نہیں بنتی تو کسی کی باپ سے، کوئی اپنی بہن سے بگاڑ کر بیٹھا ہے تو کوئی بھائی سے، کوئی خالہ اور ماموں سے لڑ جھگڑ کر بیٹھا ہے تو کوئی چچا سے، اَلغرض بہت سے لوگ قطعِ رحمی کا شکار ہیں۔ ہاں! اگر کسی جائز وجہ سے آپس میں ناراضی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ماں باپ اس لیے بیٹے سے ناراض ہیں کہ داڑھی کیوں رکھی ہے ؟ تو ایسی صورت میں چاہے ماں باپ ناراض ہوں ان کی ناجائز ڈیمانڈ پوری نہیں کی جائے گی۔

یاد رکھیے! جہاں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم موجود ہو وہاں اس کے مقابلے میں والدین کا حکم نہیں مانا جائے گا۔ اللہ پاک نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت کا حکم دیا ہے اور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے: مونچھیں خُوب پَست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔ (مسلم، ص125، حدیث:602-603ملتقطاً) دیکھیے! جب داڑھی رکھنے کے حوالے سے اللہ پاک کے پیارے رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا واضح حکم موجود ہے تو اب ماں باپ سے پوچھنے کی حاجت نہیں۔ ہاں! جہاں شریعت نے ماں باپ سے پوچھنے کی اِجازت دی ہے وہاں اُن سے پوچھ لیا جائے مثلاً نفلی حج یا عمرہ کرنے کے لئے جانا ہو تو والدین سے پوچھ لیا جائے اگر وہ منع کریں تو رُک جائیں۔ یہ مسئلہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ اگر کسی پر حج فرض ہو جائے تو اگرچہ ماں باپ اجازت نہ دیں تب بھی حج کرنا ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 10/658) اور اگر والدین کے منع کرنے کی وجہ سے کوئی فرض حج کی ادائیگی سے رُک گیا تو وہ گناہ گار ہو گا۔ بہر حال شریعت کے حکم کے مقابلے میں والدین اور رشتے داروں کا حکم نہیں مانا جائے گا البتّہ اگر

والدین شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے کوئی حکم دیں تو اُن کی نافرمانی بہت سخت گناہ ہے اور ماں باپ کو ستانے والوں کے لئے دردناک عذابات کی وعیدیں ہیں، چُنانچہ

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مِعراج کی رات ایک مَنْظر یہ بھی دیکھا کہ کچھ لوگ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ عرض کی گئ: یہ ماں باپ کو گالیاں بکتے تھے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139 ملتقطاً)

والدین کی رضا کے بغیر عذاب دُور نہ ہو گا

ایک روایت میں ہے کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: میں اُس وقت تک والدین کے نافرمانوں سے عذاب دُور نہیں کروں گا جب تک کہ ان کے والدین خود انہیں معاف نہیں کریں گے اور مجھے میری عزّت وجلال کی قسم! میں والدین کی دِلی رضامندی کے بغیر ان کی اولاد کو جہنّم سے نہیں نکالوں گا۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق، ص403 ملتقطاً)

والدین کا نافرمان غضبِ الٰہی کا شکار

ایک اور رِوایت میں ہے: والدین کا نافرمان اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اگر وہ اس حال میں مَرا کہ والدین اس سے ناراض تھے تو وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ پاک اس پر غَضَب فرمائے گا۔ (قرۃ العیون مع روض الفائق، ص403 ملتقطاً)

والدین سے حُسنِ اخلاق کا حکم

اے عاشقانِ رسول! والدین سے حُسنِ اَخلاق اور احسان کے ساتھ پیش آنا چاہیے جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ﴾ (پ15، بنی اسرائیل: 23)

ترجمۂ کنزُ الایمان: ”اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سُلوک کرو۔“ نیز حدیثِ پاک میں ہے: جو ماں باپ کو رَحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ پاک اسے ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

(شعب الایمان، 6/186، حدیث: 7856)

رشتے داروں کے حُقوق

یاد رکھیے! رشتے داروں کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور شیطان رشتے داریاں کٹواتا ہے جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؕ﴾ (پ15، بنی اسرائیل: 53) ترجمۂ کنزُ الایمان: ”بے شک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے۔“ دیکھیے! شیطان آپس میں نفرتیں پیدا کرتا ہے لیکن مومن محبّت کا پیغام دیتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرتِ سیّدنا جلالُ الدّین رومی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بڑی پیاری بات اِرشاد فرمائی ہے:

تُو برائے وَصل کرْدَنْ آمدی
نے برائے فَصل کرْدَنْ آمدی

یعنی تُو جوڑ پیدا کرنے کے لیے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کے لیے نہیں آیا۔

شیطانی کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لوگوں کے درمیان پُھوٹ ڈالنا، اُن کو آپس میں لڑوانا اور جُدائی ڈلوانا شیطانی کام ہیں اور ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلام ہونے کے باوُجود شیطان کے پیچھے چل پڑے ہیں۔ چونکہ اب صحیح معنوں میں سنّتوں پر کاربند اور شریعت کے راستے پر گامزن نہ رہے نیز ہمیں شریعت و سُنّت کی معلومات بھی نہیں، نہ ہمیں شریعت کی پاسداری کا احساس ہے، بس یہی وجہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی کہے جاتا ہے اور ہر ایک کو صرف اپنی فکر ہے۔ دیکھیے! شیطان بھائیوں میں بھی ناچاقی

کرواتا ہے اور اس کی واضح ترین مثال حضرتِ سیّدنا یوسف علیہ السّلام کا واقعہ ہے پھر آپ علیہ السّلام ایک مُلک کے اَمیر بنے اور آخر کار جب آپ کی اپنے بھائیوں سے ملاقات ہوئی اور اس وقت آپ علیہ السّلام نے جو کچھ فرمایا اس کا بیان پارہ 13، سورۂ یوسف کی آیت نمبر 100 میں کچھ اس طرح ہے:

مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ نَّزَغَ الشَّیۡطٰنُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَ اِخۡوَتِیۡ ؕ

ترجمۂ کنزُ الایمان: بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی۔

پتا چلا شیطان بھائیوں میں پُھوٹ ڈالتا ہے۔[1] اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی نفرتوں کو مٹاتی اور محبّت کے چراغ جلاتی ہے، آئیے! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، مدنی چراغ روشن ہے، اس سے روشنی حاصل کیجئے اور پھر اس روشنی سے اپنی دنیا، قبر اور آخرت جگمگائیے۔

اے عاشقانِ رسول! رشتے داریاں کاٹنا بہت سخت گناہ اور حرام ہے اور اَحادیثِ مبارکہ میں اس کی بہت سی وعیدیں آئی ہیں، عبرت کے لیے چند وعیدیں پیشِ خدمت ہیں:

بارگاہِ الٰہی میں قَرابَت کی عرض

حضرتِ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب اللہ پاک مخلوق کو پیدا کرچکا تو قَرابَت (یعنی رشتے داری) نے عرض کی: اے مولیٰ! میں تجھ سے قطعِ رِحمی کی پناہ چاہتی ہوں۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: کیا تُو اس بات

---

1 ... ایک قول کے مطابق حضرتِ یوسف علیہ السّلام کے بھائی بھی نبی تھے اور علمائے کرام نے ان بھائیوں کے عمل کی تاویل یہ کی ہے کہ یہ سب انہوں نے حضرتِ یعقوب علیہ السّلام کی محبّت پانے کے لیے کیا تھا۔ (فتاویٰ رضویہ، 15/164 مفہوماً)

www.dawateislami.net

پر راضی نہیں کہ جس نے تجھ سے تعلّق جوڑا میں اس سے تعلّق جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے تعلّق ختم کیا میں بھی اس کے تعلّق کو کاٹ دوں گا۔ رشتے داری نے عرض کی: اے اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ یہ بیان فرمانے کے بعد نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴾ (پ26، محمد:22) ترجمۂ کنزُ الایمان: ”تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔“ (بخاری،4/97،حدیث:5987 مفہوماً)

اے اپنے ماں باپ سے روٹھنے والو! اے اپنے بھائیوں سے لڑنے والو! اے اپنی بہنوں سے رشتہ توڑنے والو! اے اپنی خالاؤں، ماموؤں اور چچاؤں سے رشتہ ختم کرنے والو! اللہ پاک کے سچے کلام پر اچھی طرح غور کرو کہ اللہ پاک رشتہ کاٹنے والوں پر کس قدر غَضَب ناک ہے! یاد رکھو! رشتہ داریاں کاٹنا بہت سخت گناہ ہے لہٰذا اگر کسی کی ماں باپ اور بہن بھائیوں سے رشتہ داری کٹی ہوئی ہو تو اسے چاہئے کہ فوری طور پر اس سلسلے کو ختم کرے اور اُن سے صُلح کرلے۔

دنیا اور آخرت میں عذاب

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بغاوت اور قطعِ رِحمی (یعنی رشتے داری کاٹنا) دو ایسے گناہ ہیں جن پر دنیا اور آخرت میں عذاب دیا جاتا ہے۔ (ترمذی،4/229،حدیث:2519)

جنّت سے محرومی

ایک روایت میں ہے: رشتے داری کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص1062،حدیث: 6520)

محروم لوگ

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جبریلِ امین علیہ السّلام پندرہویں شعبان کی رات کو میرے پاس آئے اور کہا: آج کی رات اللہ پاک بَنِی کَلْب کی بکریوں کے بالوں کے برابر گنہگاروں کو بخش دیتا ہے مگر مشرک، کینہ پَرْوَر (یعنی بُغض و عَداوت رکھنے والا)، قاطِعِ رِحم، تکبُّر سے اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلنے والا، والدین کا نافرمان اور شرابی کو نہیں بخشتا۔

(شعب الایمان، 3/384، حدیث:3837)

قطعِ رِحمی کرنے والا ہماری مجلس میں نہ بیٹھے

ایک بار پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: رشتے داری قطع کرنے والا ہماری مَجلس میں نہ بیٹھے، یہ سُن کر ایک نوجوان وہاں سے اٹھا اور اپنی خالہ کے ہاں چلا گیا کیونکہ اس کا اپنی خالہ سے کوئی جھگڑا تھا جس کی اس نے معافی مانگی اور دونوں نے ایک دوسرے کو معاف کر دیا، پھر وہ نوجوان دوبارہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مجلس میں آکر بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس قوم پر اللہ پاک کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں رشتے داری کاٹنے والا موجود ہو۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/153)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پہلے رشتے داری کاٹنے کا سلسلہ بہت کم ہوتا تھا مگر آج کل حالات اس کے بالکل برعکس ہیں، اب شاید کوئی کوئی ایسا ہوتا ہوگا جس کی کسی رشتے دار سے ناراضی نہ ہو ورنہ عام طور پر ہم میں سے اکثر کی رشتے داروں سے ناراضی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان طرح طرح کے مسائل کا شکار ہیں مگر رشتے داری جوڑنے کے بجائے دوسروں سے گِلے شِکوے کرتے نظر آتے ہیں کہ صاحب! ہماری دعائیں قبول نہیں

ہوتیں، پتا نہیں کون سی خطا ہو گئی ہے کہ ہمارے گھر سے بیماری نہیں جاتی، پتا نہیں کون سا گناہ ہو گیا ہے کہ تنگدستی دُور نہیں ہوتی، ہم نے بزرگوں سے دعائیں کروائیں، بڑے بڑے مزارات پر حاضر ہوئے، بڑے بڑے وظیفے کیے مگر ہمارے مسئلے حل نہیں ہوئے وغیرہ وغیرہ۔

دیکھیے! اللہ پاک کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: جس قوم میں رشتے داری کاٹنے والا موجود ہوتا ہے اس پر اللہ پاک کی رحمت نازل نہیں ہوتی۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/153) جب ہم بِلا اِجازتِ شرعی رشتے داریاں ختم کریں گے تو ہم پر رَحمت کیسے نازل ہو گی؟ ہماری دُعائیں کیسے قبول ہو پائیں گی؟ ہمارے مسائل کیسے حل ہوں گے؟ اللہ پاک کی رحمت پانے کے لئے ہمیں اپنے رشتے داروں سے جوڑ پیدا کرنا ہو گا اور خوب غور کرنا ہو گا کہ کس، کس سے ہماری ناراضی چل رہی ہے؟ پھر جس سے ہماری ناراضی ہو اس سے صُلح کرنی ہو گی، اگر ہم نے اپنی طرف سے صُلح کی پوری کوشش کر لی لیکن سامنے والا نہیں مانتا تو یہ مجبوری کی صورت ہے۔

مُعافی تَلافی کرتے وقت اَڑی تَڑی اور دَھمکی والا اَنداز مت اِختیار کیجئے مثلاً یوں نہ کہیے کہ "معاف کرتے ہو یا نہیں؟ معاف نہیں کرتے تو کوئی مسئلہ نہیں" وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہاتھ جوڑ کر، پیار سے، عاجزی کے ساتھ، بَحث ومُباحَثہ کیے بغیر، اپنی غلطی کو مانتے ہوئے معافی مانگی جائے تو امید ہے سامنے والا نرم پڑ جائے گا اور معاف کر دے گا اور اگر مُعافی مانگتے وقت پُرانے مُردے اُکھیڑنا شروع کر دیئے جائیں یا بال کی کھال اُتارنا شروع کر دی جائے مثلاً سامنے والے سے اس طرح کی باتیں کی جائیں کہ "اگر ہم نے فلاں بات کہی تھی تو آپ نے بھی تو فلاں بات کہی تھی" یا "آپ نے ہمیں اپنے گھر کی تقریب میں بے دِلی سے دعوت دی تھی اور بلانے کے لئے کسی کو بھیجا بھی نہیں تھا اور نہ ہی ہمارا اِنتظار کیا تھا یا

”آپ نے فلاں جگہ ہمیں جھاڑ دیا تھا“ وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھیے! اگر صُلح کرتے وقت اس طرح کے شِکوے لے کر بیٹھیں گے تو ہرگز صُلح نہیں ہو پائے گی۔

اے عاشقانِ رسول! رشتہ داری کاٹنے کی دو مزید وعیدیں ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

قاطعِ رحم ہماری محفل سے اُٹھ جائے

ایک بار حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَحادیث سُنا رہے تھے تو اِرشاد فرمایا: ہر قاطعِ رِحم ہماری محفل سے اُٹھ جائے۔ ایک جوان اُٹھ کر اپنی پھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا دو سال پرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اس جوان سے پھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ کے اعلان کی کیا حکمت ہے؟) حضرتِ ابوہُریرہ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا ہے، آپ نے فرمایا: جس قوم میں قاطعِ رِحم ہو، اس پر اللہ پاک کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ (الادب المفرد، ص26، حدیث: 61-63 ملتقطاً)

رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحمت نہیں اُترتی

سیّدنا اَعمش رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صُبح حضرتِ اِبن مسعود رضی اللہُ عنہ محفل میں تشریف فرما تھے تو آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ایسا شخص جو کسی سے رِشتے داری کاٹ کر بیٹھا ہو میں اُسے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ہماری اس مجلس سے چلا جائے تاکہ ہم اللہ پاک سے مغفرت کی دُعا کریں کیونکہ جب تک وہ بیٹھا رہے گا اس وقت تک ہم پر اللہ پاک کی رحمت کے دروازے بند رہیں گے۔ (معجم کبیر، 9/158، حدیث: 8793)

(یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو ہماری دُعا قبول نہ ہوگی)

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُعائیں قبول نہ ہونے کے بہت سے اَسباب میں سے ایک سبب رِشتے داریاں کاٹنا بھی ہے، آج بہت سے لوگ رشتے داری ختم کیے ہوئے ہیں اور انہیں اس کا کوئی احساس نہیں بلکہ سِتَم بالائے سِتَم یہ کہ معاشرے میں اس کو گُناہ ہی نہیں سمجھا جاتا حالانکہ رشتے داری کاٹ دینا سخت گناہ ہے۔ بعض لوگ نمازیں پڑھتے، نفلی روزے رکھتے، تہجد پڑھتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، چہرے پر داڑھی اور سر پر عِمامہ شریف سجاتے اور زُلفیں رکھتے ہیں مگر انہوں نے خاندان میں خوب لڑائی مچائی ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ ماں باپ کے سامنے ”تُوتُو، میں میں“ کرتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے، ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہوئے اُنہیں شرم محسوس نہیں ہوتی، باپ کو جھاڑتے ہوئے یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ غَلط کر رہے ہیں، اگر باپ کسی محفل میں آئے تو اُس سے دُور بھاگتے ہیں اور دوست آئے تو اُسے خوش آمدید کہتے اور اُس سے ہنس ہنس کر میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں، ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ماں باپ کا دل دُکھانا سخت کبیرہ گناہ ہے۔ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے والے بَعض اَفراد جب والدین کے ساتھ اِس طرح کا انداز اَپناتے ہیں تو وہ گُناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی والوں کو بُرا بھلا کہلوائے جانے کا سبب بھی بنتے ہیں۔

اگر آپ کل تک ماں سے ”تُو“ کہہ کر بات چیت کرتے تھے تو اب ”آپ“ کہہ کر بات چیت کیا کریں۔ دیکھیے! ”تُو“ کی جگہ ”آپ“ کہنے سے نہ تو زبان پر چھالے ہوتے ہیں اور نہ ہی دیر لگتی ہے۔ جہاں دوست کو مُتاثّر کرنے کے لیے ”آپ، جناب“ کہہ کر جعلی اخلاق کا مُظاہَرہ کیا جاتا ہے وہیں اگر ماں سے ”آپ“ کہہ کر بات چیت کی جائے تو اس کا دل خوش ہو جائے گا۔ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں

شرکت کرنے والے اسلامی بھائی اگر گھر میں ادب والا اَنداز اَپنائیں گے تو ان کی ”والدہ“ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے مُتاثّر ہوں گی اور دوسروں سے کہیں گی: میرا بیٹا اچھی جگہ جاتا ہے کیونکہ پہلے وہ مجھ سے ”تُو“ کہہ کر بات چیت کرتا تھا اور اب ”آپ“ کہہ کر بات چیت کرتا ہے، پہلے جب میں اُسے کسی کام کے لیے بلاتی تھی تو کہتا تھا ”ہاں آتا ہوں“ اور اب ”جی اَمی ابھی حاضر ہوتا ہوں“ جیسے ادب والے الفاظ سے جواب دیتا ہے۔ دیکھیے! جب والدہ سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے والے بیٹے کا حُسنِ اخلاق اور بات چیت کرنے کا بہترین اَنداز دیکھے گی تو وہ اپنے دوسرے بیٹے سے کہے گی: بیٹا! جب سے تمہارا بھائی دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے لگا ہے ماشاءَ اللہ اچھے سلیقے سے بات چیت کرتا ہے لہٰذا اَب تم بھی شریک ہوا کرو۔ بہر حال اگر گھر میں حُسنِ اخلاق اپنایا جائے تو اِن شاءَ اللہ گھر کا ماحول اچھا ہوگا اور بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

اَولاد کو دینی ماحول سے دُور رکھنے کی ایک وجہ

بعض جذباتی اسلامی بھائی جب کچھ سُنّتیں سِیکھ لیتے ہیں تو زبردستی اپنے ماں باپ کو اُن پر عمل کروانے کی کوشش کرتے ہیں، بعض اوقات اس وجہ سے بھی ماں باپ اپنی اولاد کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے دُور رکھتے ہیں۔ ایسے اسلامی بھائیوں سے عرض ہے کہ دیکھیے! کسی بات پر عمل کرنے کا ذہن آہستہ آہستہ بنتا ہے، آپ اِتنے عرصے تک اجتماعات میں آتے رہے اور مُبلّغین آیتیں اور حدیثیں سُنا سُنا کر آپ کو سمجھاتے رہے پھر کہیں جا کر رَفتہ رَفتہ آپ کا سُنّتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنا، اب اگر آپ ایک دم ماں باپ سے سُنّتوں پر عمل کرنے کا مطالبہ کریں گے تو وہ نہیں کر پائیں گے۔

اگر آپ ماں باپ کو کچھ سمجھانا چاہتے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ انہیں

آڈیو یا ویڈیو سُنَّتوں بھرے بیانات سُنائیں اور دِکھائیں، نیز کسی نیک کام کو والدین پر مُسَلَّط کرنے کے بجائے اس پر خود عمل کرتے رہیں، ان کے سامنے چڑ چِڑے پَن کا مظاہرہ کرنے سے بچیں اور انہیں ہر گز نہ جِھڑ کیں، اگر پہلے گھر کے کام کاج کم کیا کرتے تھے تو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد زیادہ کرنا شروع کر دیں اِن شاءَ اللہ ماں باپ آپ سے خوش ہوں گے، گھر کا ماحول اچھا بنے گا، اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم راضی ہوں گے اور آپ دین کی خدمت زیادہ بہتر طریقے سے انجام دینے والے بن جائیں گے۔ اگر ماں باپ کہیں: بیٹا! رات 12 بجے تک گھر آجانا تو آپ 11:30 تک گھر پُہنچ جائیں اور جلد سو جائیں اس کی برکت سے اِن شاءَ اللہ نمازِ فَجر کے لئے آپ کی آنکھ کھل جائے گی اور تہجد پڑھنا چاہیں گے تو اُٹھنے میں آسانی ہو گی، نیز صبح کام کاج میں بھی پُھرتی رہے گی۔ دیکھیے! اگر آپ رات دو بجے تک اِدھر اُدھر ہوٹلوں میں گَپَّیں ہانکتے رہیں گے اور گھر والوں سے کہیں گے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے تاخیر سے گھر آتے ہیں تو ایسا کرنے سے گھر والے دعوتِ اسلامی کو بُرا بھلا کہیں گے لہٰذا نمازِ عشا پڑھ کر درس دیجئے اور مدرسۃُ المدینہ بالِغان پڑھا کر گھر تشریف لے جائیے، اِن شاءَ اللہ گھر والے خوش ہوں گے اور آئندہ سنّتوں بھرے اجتماعات وغیرہ میں شرکت کرنے کی اجازت بھی دے دیں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے بیان کی ابتدا میں صِلۂ رِحمی سے متعلّق رِوایات سُنیں مزید چند روایات پیشِ خدمت ہیں:

جس نے مجھے مِلایا اللہ پاک اُسے ملائے

”بخاری اور مسلم شریف“ میں ہے: رشتے داری عرشِ خدا سے مُعلَّق (یعنی لٹکی ہوئی)

ہے اور عرض کرتی ہے: جس نے مجھے مِلایا اللہ پاک اسے مِلائے (یعنی جس نے رشتے داری کو جوڑا اللہ پاک اس کو بھی جوڑے) اور جس نے مجھ سے قطعِ تعلق کیا (یعنی جس نے رشتے داری کو توڑا) اللہ پاک بھی اس سے قطعِ تعلق کرے۔ (مسلم، ص1062، حدیث:6519)

رحمتِ خداوندی پانے کا ذریعہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عَوف رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا آپ اِرشاد فرمارہے تھے: اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے کہ میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے رَحم کو پیدا کیا اور اسے اپنے نام سے مُشْتَق کیا (یعنی نکالا)، جس نے صِلۂ رِحمی کی میں اسے اپنی رحمت سے مِلاؤں گا اور جس نے قطعِ رِحمی کی میں اسے اپنی رحمت سے دُور کردوں گا۔ (ترمذی، 3/363، حدیث:1914)

صِلَۂ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

"بخاری شریف" میں ہے: صِلۂ رحمی یہ نہیں کہ مِلنے جُلنے والے رشتہ داروں سے میل جول برقرار رکھے (یعنی جو رشتے دار اچھے تعلقات رکھتا ہو اس سے اچھے تعلقات رکھے) بلکہ صِلۂ رحمی یہ ہے کہ جو رشتہ دار تعلقات ختم کرچکے ہوں ان سے بھی میل جول برقرار رکھے۔
(بخاری، 4/98، حدیث:5991)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں کتنی زبردست بات بتائی گئی ہے کہ جو ہم سے رشتہ کاٹے اور نفرت کرے ہمیں اس سے بھی جُڑ جانا چاہیے، کہیں راستے میں مل جائے تو ہم اُسے سلام کریں، اپنے ہاں کوئی تقریب ہو تو اسے ضرور دعوت پہنچائیں اگرچہ وہ نہ آئے لیکن ہم اپنی طرف سے اُس کے ساتھ صِلۂ رحمی سے پیش آئیں۔

www.dawateislami.net

ان لوگوں میں سے نہ بنو

”ترمذی شریف“کی حدیثِ پاک میں ہے:ان لوگوں میں سے نہ بنو جو کہتے ہیں کہ اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی اُن کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر وہ زیادتی کریں گے تو ہم بھی زیادتی کریں گے بلکہ تم اِس بات کے عادی بنو کہ اگر لوگ تمہارے ساتھ بھلائی کریں تو بھلائی کرو، اگر وہ زیادتی کریں تو تم زیادتی نہ کرو۔(ترمذی،3/405، حدیث:2014)

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک سے پتا چلا کہ ہمیں اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دینا چاہیے بلکہ رشتے دار ہمارے ساتھ چاہے کتنا ہی بُرا سُلوک کریں ہمیں اپنی طرف سے حُسنِ سُلوک کا دروازہ بند نہیں کرنا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

وہ جَفا کرتے رہے ہم وفا کرتے رہے
اپنے اپنے فرض کو دونوں ادا کرتے رہے

اللہ پاک تیرا حامی وناصر ہو گا

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں رشتے داروں سے تعلق جوڑتا ہوں مگر وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں، میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میری بُرائی کرتے ہیں، میں ان سے نرمی اور حِلم وبُردباری کا سلوک کرتا ہوں مگر وہ مجھے کسی خاطر میں نہیں لاتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اگر تیری باتیں سچی ہیں تو تُو نے ایک دُور دراز راستے کو طے کر لیا اور جب تک تُو اپنی اِس عادت پر قائم رہے گا تو اللہ پاک تیرا حامی وناصر ہو گا۔(مسلم، ص1062، حدیث:6525 ماخوذاً)

سب سے بہترین صدقہ

ایک حدیثِ پاک میں ہے: سب سے بہترین صدقہ کینہ پَرْوَر رشتہ دار کو کچھ دینا ہے۔
(مستدرک،2/27،حدیث:1515)

www.dawateislami.net

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پتا چلا جو رشتہ دار ہم سے نفرت کرتا ہے اُسے کچھ عطا کرنا سب سے بہترین صدقہ ہے لیکن جو ہماری تعریف، خوشامد اور وَاہ واکرے ہم اُسے تو نوازتے رہتے ہیں اور جو ہماری توہین کرتا اور مذاق اُڑاتا ہے اس سے مُنہ موڑ لیتے ہیں۔

قِیامت کے روز حساب میں آسانی

پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس میں تین صفات پائی جائیں گی قِیامت کے روز اس کا حساب اِنتہائی آسان ہو گا اور اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم نے عرض کی: یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ تین صفتیں کون سی ہیں؟ اِرشاد فرمایا: جو تجھے محروم رکھے تُو اسے دیئے جا، جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اُس سے جوڑے جا اور جو تجھ پر ظلم کرے تُو اسے معاف کرتا رہے۔ (مستدرک، 3/ 362، حدیث:3968 ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رشتے داری کاٹنا حرام ہے۔ اگر کوئی رشتے دار ہم سے تعلق توڑے تب بھی ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم اُس سے تعلق جوڑیں۔ اگر ہم کوشش کے باوجود اپنی زندگی میں کسی ٹوٹے ہوئے رشتے کو جوڑنے میں ناکام رہ جائیں تو ہماری محنت ضائع نہیں ہوگی کیونکہ ایسا کرنے سے اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہم سے راضی ہو جائیں گے اور یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ یاد رکھیے! اگرچہ سارا زمانہ ہم سے روٹھ جائے لیکن رَبِّ کریم راضی ہو جائے تو خیر ہی خیر ہے۔ اگر کسی رشتے دار سے تعلق رکھنا ہو تو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے رکھیں اور اگر کسی رشتے دار میں کوئی خرابی ہو تو اس کی صُحبت سے بچیں، اس کے بُرے فِعْل سے نفرت کریں اور اس میں جو بُرائی پائی جاتی ہے صرف اُسے بُرا سمجھیں مگر اس کی ذات سے بِگاڑ پیدا نہ کریں مثلاً کوئی دَاڑھی

www.dawateislami.net

مُنڈاتا ہے تو اس کے داڑھی مُنڈانے کو بُرا سمجھیں لیکن اپنے دل میں اُس کی ذات کے حوالے سے بُغض و کینہ نہ رکھیں البتّہ قریبی عزیز یا رشتے دار ہونے کی وجہ سے اس کی ایسی محبّت بھی دل میں نہ ہو کہ اس کا داڑھی منڈانے جیسا فعل اچھا معلوم ہونے لگے۔ اسی طرح اگر کوئی رشتے دار رِشوت لیتا ہے یا سُود کھاتا ہے یا فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے تو ہم اس کے اِن اَفعال کو بُرا سمجھیں لیکن دل میں اس کے بارے میں بُغض و کینہ نہ پالیں۔ آج کل بہت سے لوگ اپنی ذات کی خاطر دوسروں سے بُغض و کینہ رکھتے اور لڑتے جھگڑتے ہیں نہ کہ کسی گناہ کے سبب مثلاً کوئی کسی سے اس لیے نفرت نہیں کرتا کہ وہ نماز نہیں پڑھتا یا فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے بلکہ اس لیے نفرت کرتا اور لڑتا جھگڑتا ہے کہ اُس نے اس کی بات نہیں مانی ہوتی یا سب کے سامنے اُسے جھاڑا ہوتا ہے یا کسی تقریب کی دعوت نہیں دی ہوتی وغیرہ۔ آج کل داماد، سُسرال والوں کو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہر تقریب میں اسے دعوت دی جائے اور لینے کے لیے گاڑی بھی بھیجی جائے ورنہ آنے میں نخرے کرتا ہے یا پھر آتا ہی نہیں، یوں رشتہ داریوں میں نخرے پائے جاتے ہیں اور ان نخروں کی وجہ سے خاندان کے خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	محروم لوگ	10
قطعِ رِحمی کی سزا (حکایت)	1	قطعِ رِحمی کرنے والا ہماری مجلس میں نہ بیٹھے	10
آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ	6	قاطعِ رِحم ہماری محفل سے اُٹھ جائے	12
والدین کی رِضا کے بغیر عذاب دُور نہ ہو گا	6	رِشتہ توڑنے والے کی موجودگی میں رَحمت نہیں اُترتی	12
والدین کا نافرمان غضبِ الٰہی کا شکار ہو گا	6	اَولاد کو دینی ماحول سے دُور رکھنے کی ایک وجہ	14
والدین سے حُسنِ اخلاق کا حکم	6	جس نے مجھے مِلایا اللہ پاک اُسے مِلائے	15
رشتے داروں کے حقوق	7	رحمتِ خداوندی پانے کا ذریعہ	16
شیطانی کام	7	ان لوگوں میں سے نہ بنو	17
بارگاہِ الٰہی میں قَرابَت کی عرض	8	اللہ پاک تیرا حامی وناصر ہو گا	17
دنیا اور آخرت میں عذاب	9	سب سے بہترین صدقہ	17
جنّت سے محرومی	9	قیامت کے روز حساب میں آسانی	18

اگلے ہفتے کا رسالہ

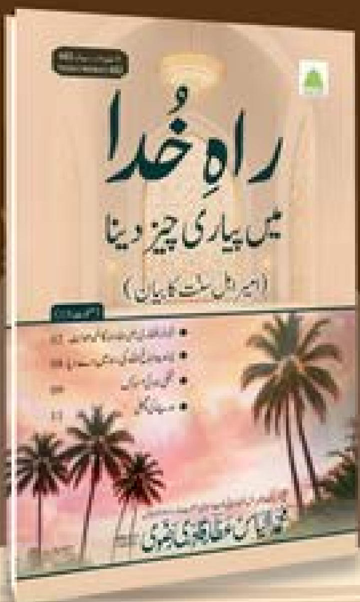

978-969-722-885-0
01082602

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net